

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب : حافظ محمد سلمان الحق انوار حقانی
مدرس دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

اتباع سنت، مشعل راہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان
الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم والذین امنوا اشد حباً للہ صدق اللہ العظیم
وقال رسول اللہ ﷺ لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ
و ولدہ والناس اجمعین (بخاری ومسلم)
کامیابی کا راز:

آیت کریمہ وحدیث طیبہ کی تشریح و توضیح کے سلسلہ میں گزشتہ گزارشات کے دوران آپ کو اندازہ ہوا ہوگا
کہ خالق کائنات جل جلالہ اور محسن انسانیت میں وہ تمام صفات و کمالات بدرجہ تمام و کمال موجود ہیں جن کی وجہ سے
دلوں میں محبت و عظمت کا پیدا ہونا لازمی ہے۔ ان کے احسانات و انعامات بھی لاتعداد و لا تحصى ہیں جس کے پیش نظر ان
سے تعلق و ربط قائم و مستحکم کرنے ہی میں انسانیت کی کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔ آج اگر کسی روحانی، علمی یا دنیاوی
شخصیت سے تعلق کا دعویٰ ہو تو دعویٰ پر اعتبار تب کیا جاتا ہے کہ عظمت کے اقرار کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت و
فرمانبرداری بھی ہو اسی اطاعت و تابعداری کو بار بار اللہ جل شانہ نے آیات کریمہ اور انبیاء کے سردار رسول اللہ ﷺ نے
احادیث مبارکہ میں اجاگر فرماتے ہوئے ایمان کا ایسا جز و قرار دیا ہے کہ اس کے بغیر مسلمان مسلمان ہی نہیں رہتا
ہے۔ اگر اطاعت نہیں تو محبت کا دعویٰ سچائی سے خالی ہے۔ اللہ سے محبت ہوگی اس کی عظمت کا دل کی گہرائیوں سے
یقین بھی ہو تو لازمی طور پر محبوب کبریٰ کی محبت و عظمت سے بھی دل معمور ہوگا۔ پھر اللہ و رسول کی اطاعت کو لازم و ملزوم
سمجھ کر یک جان و دو قالب کے مصداق ان دونوں کے احکامات کی بجا آوری میں بھی کوئی ہچکچاہٹ اور تذبذب محسوس نہ
ہوگا۔ اس نظریہ کے رائج ہونے کے بعد ہر صحیح العقیدہ مسلمان خود بخود اس طرف راغب و مائل ہوگا۔

اصلاح انسانیت کا نسخہ اکسیر:

انسانیت کی اصلاح کا نسخہ اکسیر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اوامر و نواہی کی تعمیل اور آپ کی سیرت
آداب و خصائل کو زندگی کا شعار بنانا ہی ہے۔
ارشاد باری ہے: اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول لعلکم ترحمون (سورۃ ال عمران) ترجمہ ”اللہ اور اس

کے رسول کی تابعداری کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

ومن يطع الله ورسوله فقد فاز فوزاً عظيماً (سورة احزاب)

ترجمہ: ”جو شخص اللہ و رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی کامیابی حاصل کرے گا۔“

اطيعوا الله ورسوله ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم (سورة الانفال)

ترجمہ ”اللہ و رسول کی فرمانبرداری کرو اور آپس میں لڑائی جھگڑانہ کرو ورنہ تم بزدل بن کر تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی“

قل اطيعوا الله والرسول فان توتوا فان الله لا يحب الكافرين۔ ”ان لوگوں سے کہہ

دیجئے کہ اللہ اور رسول کی تابعداری کرو اگر اس تابعداری سے وہ پھر جائیں (یعنی قول و فعل سے) تو اللہ تعالیٰ کافروں

سے محبت نہیں کرتا“

واقموا الصلوة واتوا الزكوة واطيعوا الله والرسول لعلكم ترحموا (النور)

اور نماز کی پابندی کرو زکوٰۃ ادا کرو اللہ اور اسکی رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر (اللہ) رحم کرے“

مضامین آیات کا خلاصہ:

ان چند آیات مبارکہ سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ مالک کون و مکان نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

اطاعت کو ایمان کا اساس قرار دے کر اخروی نجات کا ذریعہ قرار فرمایا یہ بھی معلوم ہوا کہ امت مسلمہ اگر کفار و اغیار پر

غالب ہونا چاہتی ہے تو اس کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے کہ اللہ و رسول کی اطاعت کے اسلحہ کو اپنا کر مسلمان

غالب فاتح، غامق قوم بن کر ”واثم الاعلون“ کا مصداق بن سکتی ہے۔ ورنہ تعداد اگر برائے نام مسلمانوں کی کروڑوں

اربوں میں ہو مگر اللہ اور رسول کی اطاعت سے عاری ہوں نہ کفار کے دلوں میں ان کا وہ رعب و دبدبہ ہوگا جو صحابہ و

قرون اولیٰ کے مسلمانوں کا تھا کہ کفار سے مہینوں کے فاصلے پر دور رہ کر بھی دین دشمن طبقہ اللہ و رسول کے فرمودات پر

مرٹھے والوں کے خوف سے لرزہ بر اندام رہتے۔ اور نہ اسلام دشمن طاقتوں کے ظلم و جبر سے چھٹکارا ملے گا۔

دو اطاعتیں یک جان دو قالب:

یہاں یہ بات ذہن نشین کرنے کی ہے کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری دو الگ الگ چیزیں نہیں بلکہ دونوں

لازم و موزوم ہیں اللہ کی اطاعت بعینہ رسول کی اطاعت ہے اور رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ اللہ کی نافرمانی

رسول کی نافرمانی ہے اور رسول کے احکامات کی مخالفت اور ان پر عمل نہ کرنا اللہ کے احکامات، فرامین کی مخالفت اور

نافرمانی ہے گویا یہ دو اطاعتیں یک جان دو قالب کا مصداق ہیں۔

جب اللہ و رسول فیصلہ کر دیں:

اور ان دونوں کی نافرمانی یا دونوں کی اطاعت میں فرق نہ کرنے والوں کے بارے میں خالق کائنات نے کلام

مجید میں سخت سزاؤں کے وعیدات بیان فرمائے ہیں۔ ارشاد باری ہے: وما كان لمومن ولا مومنة اذا قضى الله ورسوله امرا ان يكون لهم الخيرة من امرهم ومن يعص الله ورسوله فقد ضلّ لا مهيبة (ازاب)

ترجمہ: ”کسی مومن آدمی یا مومنہ عورت کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اللہ ورسول جب کسی معاملہ میں فیصلہ صادر فرما دیں تو وہ اس مسئلہ میں کچھ اختیار اپنا بھی سمجھیں اور جو کوئی اللہ اور رسول کے حکم سے سرتابی کرے وہ واضح گمراہی میں مبتلا ہو کر گمراہ ہو گیا۔“

اللہ ورسول کی اطاعت لازم و ملزوم: دوسری جگہ فرمان الہی ہے کہ:

ان الذين يكفرون بالله ورسوله ويريدون ان يفرقوا بين الله ورسوله ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض ويريدون ان يتخذوا بين ذالك سبيلا اوليك هم الكافرون حقا واعتدنا للكافرن عذابا مهيما۔ (نساء)

”جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے منکر ہیں اور چاہتے ہیں کہ فرق کریں اللہ اور اس کے پیغمبروں میں اور کہتے ہیں کہ بعضوں کو مانتے ہیں اور بعضوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان میں ایک راہ نکالیں ایسے لوگ اصل کافر ہیں اور ہم نے تیار کیا ہوا ہے ایسے لوگوں کے لئے ذلت امیز عذاب۔“

معلوم ہوا کہ اللہ کے ماننے کا اعتبار تب ہوگا کہ اس کے رسول کی رسالت کا اقرار و تصدیق بھی لازمی کی جائے۔ نبی کے نبوت سے اگر انکار ہو تو خدا کو معبود ماننے کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے۔ اسی طرح اگر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و تابعداری کے لئے تیار ہو اور اس کے نبی کی اطاعت اور اس کے احکام کی تعمیل سے روگردانی ہو تو اس کے بغیر ایمان ناقص بلکہ ساقط ہے۔ کیونکہ پیغمبر وہی کچھ فرماتے ہیں اور خود بھی کرتے ہیں جن کے لئے وہ خدا کی طرف سے مامور و مقرر ہوئے ہیں اللہ کے حکم کے بغیر نہ کوئی عمل کرتے ہیں اور نہ بولتے ہیں۔ ارشاد باری ہے۔

وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى (النجم) ”(پیغمبر) وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے بلکہ ان کا بولنا صرف وہی ہے جو ان پر (وحی کی صورت میں) نازل ہوتا ہے۔“

ایک اور جگہ ارشاد ہے: ما اتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا (سورہ حشر)۔

”ہمارے رسول جو حکم تم کو دیں اس کو مان لو (یعنی ان پر عمل کرو) اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو“ اسی طرح کی کئی آیات و ارشادات نبوی ہیں جن میں رسول ﷺ کی تابعداری کا حکم دے کر اسی رسول کی تابعداری اور اطاعت کو اللہ ہی کی تابعداری قرار دیا گیا ہے۔

انسانیت کیلئے مشعل راہ @ rasailojaraid.com تمہاری محبت ہے تو ہر دعویٰ کے

ثابت کرنے کے شواہد ہوتے ہیں اور اس دعویٰ کے اثبات کے لئے سب سے بڑا شہاد اور گواہ اطاعت ہے کہ ہمارا قول و فعل اس دعوے کے مطابق ہے یا بالکل اس سے متضاد ہے۔ مقدس ترین جماعت صحابہ جو حضورؐ کے ہر فعل و قول کی فرمانبرداری میں جان کی بازی کے لئے ہر وقت تیار رہتے جب محبت کا دعویٰ کر گئے تو حضورؐ کی تابعداری میں اپنی ہر متاع عزیز کو قربان کرنے کے لئے وہ نمونے چھوڑ دیئے جو قیامت تک آنے والے انسانیت کے لئے مشعل راہ ہیں۔ ان کو یقین کامل تھا کہ جب اللہ و رسول سے محبت کا اقرار کر لیا ہے تو اس راہ میں ہر قسم کی قربانی دینی ہوگی جس کے لئے وہ سینہ سپر ہو گئے۔

محبت رسولؐ دنیا و آخرت کا عظیم تحفہ:

ایک مخلص مومن کی اللہ و رسول سے محبت کا ایک نمونہ: عن انس ان رجلاً قال يا رسول الله متى الساعة قال ما اعددت لها قال ما اعددت لها الا اني احب الله ورسوله قال انت مع احببت قال انس فمار آيت المسلمين فرحوا بشئى بعد الاسلام۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضورؐ سے یہ سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی؟ حضورؐ نے فرمایا تم نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس شخص نے عرض کیا میں نے تو کوئی تیاری نہیں کی ماسوائے ایک چیز کے وہ یہ کہ میں خدا اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تم دنیا و آخرت میں اس کے ساتھ ہو جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں کو اسلام کے بعد کسی اور چیز سے اتنا زیادہ خوش نہیں دیکھا جتنا کہ وہ حضورؐ کے اس فرمان سے خوش ہوئے۔

قول و فعل میں سچائی کا معیار:

وجہ یہ کہ ان کا مضبوط عقیدہ تھا کہ خدا اور رسولؐ کیساتھ محبت ہی اصل چیز ہے تمام عبادات و اطاعات اس اصل چیز کی شاخیں اور اس دعویٰ کے دلائل ہیں۔ جس شخص کا دل حقیقی معنوں میں ان دونوں ہستیوں کی محبت سے سرشار ہو جاتا ہے پھر ان کی اطاعت ان احکامات کی بجا آوری طبیعت ثانیہ بن کر اگلے کسی حکم کی ادائیگی میں اگر دیری یا سستی ہو جائے تو ایسے شخص کو جو پریشانی لاحق ہوتی ہے اس کا ادراک احساس صرف وہی شخص ہی کر سکتا ہے، مثلاً کسی پابند صلوٰۃ سے کسی عذر شرعی کی وجہ سے نماز میں تاخیر ہو جاتی ہے تو وہ مومن ایک عجیب کرب و بے چینی کی کیفیت میں مبتلا رہتا ہے تا آنکہ اس نماز کی ادائیگی کر کے تاخیر کا ازالہ نہ کرے اس کے مقابلہ میں وہ شخص جو صرف زبانی جمع خرچ کر کے اللہ و رسول کی محبت کا دعویٰ کرتا رہے۔ کئی فرائض و واجبات کو ترک کرنے پر بھی وہ ذرہ برابر روحانی کرب و بے چینی میں مبتلا نہیں ہوتا، یہی وہ حالت ہے جس سے قول و فعل کے سچے کامل اور جھوٹے ناقص کی تمیز ہو جاتی ہے۔ (جاری ہے)